احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 18 فروری 2002ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

سوموار 18 فروری 2002ء 5 ذوالحج 1422 ہجری 18 تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 41

حجر اسود کی تنصیب

آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت سے پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر کے دوران حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھنے کے بارہ میں قریش میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا انہوں نے حکمت الٰہی کے ماتحت آنحضرت ﷺ کو حکم تسلیم کر لیا آپؐ نے اپنی چادر پر حجر اسود رکھا تمام قبائل کے رؤسا کو اس کے کونے پکڑا کر اوپر اٹھانے کا ارشاد فرمایا اور جب وہ اصل جگہ پہنچ گیا تو آپ نے اسے دست مبارک سے اٹھا کر نصب کر دیا۔

(سیرة ابن ہشام حدیث بنیان الکعبہ جلد اول ص 197)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بات بحضور دل یاد رکھو کہ جیسے بیت اللہ میں حجر اسود پڑا ہوا ہے۔ اسی طرح قلب سینہ میں پڑا ہوا ہے۔ بیت اللہ پر بھی ایک زمانہ آیا ہوا تھا کہ کفار نے وہاں بت رکھ دیئے تھے۔ ممکن تھا کہ بیت اللہ پر یہ زمانہ نہ آتا۔ مگر نہیں اللہ نے اس کو ایک نظیر کے طور پر رکھا قلب انسانی بھی حجر اسود کی طرح ہے اور اس کا سینہ بیت اللہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ ماسویٰ اللہ کے خیالات وہ بت ہیں جو اس کعبہ میں رکھے گئے ہیں۔ مکہ معظمہ کے بتوں کا قلع قمع اس وقت ہوا تھا جبکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کی جماعت کے ساتھ وہاں جا پڑے تھے اور مکہ فتح ہو گیا تھا۔ ان دس ہزار صحابہ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا ہے اور حقیقت میں ان کی شان ملائکہ ہی کی سی تھی۔ انسانی قویٰ بھی ایک طرح پر ملائکہ ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ جیسے ملائکہ کی یہ شان ہے کہ یفعلون مایومرون (النحل: 51) اسی طرح پر انسانی قویٰ کا خاصہ ہے کہ جو حکم ان کو دیا جائے، اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ ایسا ہی تمام قویٰ اور جوارح حکم انسانی کے نیچے ہیں۔ پس ماسویٰ اللہ کے بتوں کی شکست اور استیصال کے لئے ضروری ہے کہ ان پر اسی طرح سے چڑھائی کی جائے۔ یہ لشکر تزکیہ نفس سے تیار ہوتا ہے اور اسی کو فتح دی جاتی ہے جو تزکیہ کرتا ہے؛ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے۔ قد افلح من زکّھا (الشمس: 10) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر قلب کی اصلاح ہو جائے، تو کل جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور یہ کیسی سچی بات ہے۔ آنکھ۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان۔ وغیرہ جس قدر اعضاء ہیں، وہ دراصل قلب کے ہی فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ ایک خیال آتا ہے، پھر وہ جس عضو کے متعلق ہو وہ فوراً اس کی تعمیل کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 120)

موسم بہار کی شجرکاری کے لئے ضروری ہدایات

موسم بہار کی آمد آمد ہے ربوہ کے ماحول کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے اہالیان ربوہ اپنی مدد آپ کے تحت ہر سال ہزاروں کی تعداد میں پودے لگاتے ہیں۔ موسم بہار کی شجرکاری کی تیاری کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(1) چونکہ ربوہ کی زمین گرم خشک ہے اس لئے اگر ابھی سے پودے لگانے کے لئے گڑھے کھود لئے جائیں تو زمین کو ٹھنڈی ہونے کے لئے کچھ وقت مل جائے گا، یاد رہے پودے کی مناسبت سے گڑھا کھود لیں پھر اسے کھلا چھوڑ دیا جائے دوبارہ اس وقت اسے بھریں جب آپ پودا لگا رہے ہوں۔

(2) پودے کا انتخاب آپ نے اپنی مرضی سے کرنا ہے لیکن خیال رہے کہ جہاں آپ پودا لگانا چاہتے ہیں وہاں اوپر بجلی کے تار تو نہیں اگر اوپر تار ہوں تو بڑے قد والے پودے نہ لگائیں بلکہ کنیر، گلہڑ وغیرہ لگائیں۔

(i) جہاں جگہ کھلی ہے بجلی کے تار بھی نہیں ہیں وہاں آپ نیم، ارجن، سفیدہ، جامن، موسری السٹونیا اور

باقی صفحہ 7 پر

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی خالی ہے۔ ایسی خواتین جو ایم بی بی ایس ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتی ہوں اپنی درخواستیں مع اسناد اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ بنام ایڈمنسٹریٹر ارسال کر دیں۔

☆ گائنی میں تجربہ کو فوقیت دی جائے گی۔

☆ کم از کم ہاؤس جاب چھ ماہ کا کیا ہوا ہو۔

☆ عمر تیس سال سے کم ہو

درخواستیں امیر صاحب حلقہ/صدر صاحب محلہ کی سفارش سے آنی چاہئیں۔ ان کو گریڈ 4565-310-8285 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار گرانی الاؤنس -/1000 روپے ماہوار NPA -/500 روپے ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

17

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

سارا گاؤں احمدی ہوگیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ

بورکینا فاسو میں ایک امام نے دیکھا کہ سحری کے وقت ان کو آواز آئی۔ مسجد میں جاؤ اور گفتگو سننے کی تیاری کرو۔ یہ مسجد پہنچے وہاں کوئی نہیں تھا واپس گئے تو پھر آواز آئی کہ پھر جاؤ۔ یہ دوبارہ گئے مگر پھر کوئی نہیں تھا۔ واپس آئے تو تیسری دفعہ سختی سے کہا گیا کہ جاؤ۔ یہ بتاتے ہیں کہ میں وہاں جا کر بیٹھا رہا۔ صبح ہوئی تو جماعت احمدیہ کا وفد آ گیا۔ سارا گاؤں احمدی ہوگیا۔
(الفضل 9۔ اگست 2000ء)

دعوت الی اللہ کی اعجازی برکت

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی فرماتے ہیں۔

1929ء میں دعوت الی اللہ کے ایک سفر کے سلسلہ میں مختلف مقامات سے ہوتا ہوا مردان شہر میں جو سرحدی علاقہ ہے پہنچا۔ دوسرے دن عیدالاضحیہ کی عید کا مبارک دن تھا۔ مجھے وہاں جانے سے ایک دو دن پہلے عزیز اقبال احمد کی طرف سے ایک خط ملا تھا کہ آپ سفر پر ہیں اور مجھے کالج کی تعلیمی کتب اور فیس وغیرہ کے اخراجات کے لئے اس وقت کم از کم ایک سو روپیہ جلد از جلد ملنا از بس ضروری ہے۔ میرا ورود مردان میں اس موقعہ پر پہلی دفعہ ہوا۔ وہاں کی جماعت احمدیہ کے احباب اور افراد سے قبل ازیں میرا چنداں تعارف اور شناسائی نہ تھی کہ کسی دوست سے قرض حاصل ہوسکتا۔

صرف اللہ تعالیٰ کی خیر الراحمین اور خیر المحسنین اور واہب المواہب ذات پر بھروسہ تھا۔ دوسرے دن احباب کی فرمائش پر میں نے نماز عید پڑھائی۔ جب میں بحالت سجدہ دعا کر رہا تھا۔ تو مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور رقت کا باعث یہ امر ہوا کہ نماز سے پہلے بعض احمدی بچے جو اپنے باپوں کے ساتھ (بیت الذکر) میں آئے تھے۔ اپنے اپنے باپ سے عیدی کے لئے کچھ طلب کرتے تھے اور ان کے باپ اپنے بچوں کو بقدر مناسب عیدی دے رہے تھے۔ مجھے بحالت سجدہ دعا کی تحریک انہی بچوں کی عیدی طلب کرنے پر ہوئی اور میں نے اپنے مولیٰ کے حضور عرض کیا کہ میرے مولےٰ آج عید کا دن ہے بچے اپنے اپنے والدین سے عیدی طلب کر رہے ہیں۔ اور میرا بچہ بھی مجھ سے بذریعہ خط ایک سو روپیہ کی ضرورت پیش کر چکا ہے۔ سو میں اپنے بچے کے لئے حضور کی خدمت میں اس رقم مطلوبہ کے متعلق ہاتھ پھیلاتا ہوں۔ کہ میرے بچے کی شدید ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کوئی صورت محض اپنے فضل و کرم سے مہیا فرمادے۔ تا اس پریشانی سے مخلصی حاصل ہو۔ نماز عید۔ کھانے اور نماز ظہر سے فارغ ہونے پر ہم نے مردان سے چارسدہ جانے کے لئے تیاری کی۔ کیونکہ چارسدہ میں جماعت احمدیہ کے ہاں جانا بھی ہمارے پروگرام میں داخل تھا۔ جب ہم مردان سے باہر تانگے پر سوار ہونے کے لئے احباب سے رخصت ہوئے تو کئی احباب ہماری مشایعت کے لئے اڈا تک آئے۔ ان میں سے اچانک ایک صاحب جن کو اس وقت میں قطعاً نہ جانتا تھا میرے پاس سے گزرے اور گذرتے ہوئے کوئی چیز میرے کوٹ کی بیرونی جیب میں ڈال دی۔ جب ہم مردان سے سوار ہوکر چارسدہ پہنچے اور میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ تو مجھے ایک لفافہ ملا۔ جس میں کوئی کاغذ ملفوف تھا۔ جب میں نے لفافہ کو کھولا تو اس میں ایک صد روپیہ کا نوٹ تھا جس کے ساتھ ایک رقعہ بھی تھا۔ جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ آپ جب نماز عید پڑھا رہے تھے تو میرے قلب میں زور سے یہ تحریک ہوئی کہ میں سو روپیہ کی رقم آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ لیکن اس طریق پر کہ آپ کو یہ پتہ نہ لگ سکے کہ یہ کس نے دی ہے۔ اس لئے میں نے سو روپیہ کا نوٹ آپ کی جیب میں ڈال دیا ہے۔ اور پتہ اور نام نہیں لکھا۔ تا میرا عمل بھی مخلصانہ محض اللہ تعالیٰ کے علم تک رہے۔ اور آپ کو بھی اس سو روپیہ کی رقم کا عطیہ اللہ تعالیٰ کی معطی اور محسن ہستی کی طرف سے ہی محسوس ہو۔

یہ وہی عیدی تھی جو بحالت سجدہ نماز عید میں میں نے اپنے بچے کے لئے اپنے محسن مولےٰ سے مانگی تھی۔ اور جو حضرت خیر الراحمین اور خیر المحسنین مولےٰ کریم کی فیاضانہ نوازش سے مجھے عطا فرمائی گئی تھی۔ اس رقعہ کے پڑھنے سے مجھے اور بھی اس بات کا یقین ہوا۔ کہ واقعی یہ رقم مجھے خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے بغیر کسی منت و احسان کے عطا ہوئی ہے۔ اور میری روح جذبہ تشکرات سے بھر کر اپنے محسن خدا کے حضور ایک وجد نما جوش کے ساتھ جھک گئی۔ میرے قلب میں اس مخلص دوست کی اس نیکی کا بھی بہت احساس ہوا اور میں نے اس کے لئے دعا کی کہ مولےٰ کریم۔ اپنی کرم فرمائی سے اسے جزائے خیر دے۔ اور اس کی آل اولاد اور نسل کو اپنے خاصہ سے نواز۔ میں نے وہ رقم عزیز اقبال احمد سلمہ کو بھجوادی۔ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی اعجاز نما برکت ہے۔
(حیات قدسی حصہ چہارم ص 177)

قانون شریعت، قانون اخلاق، قانون تمدن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

''انبیاء کے ذریعہ سے دنیا میں جو تکمیل ہوئی ہے وہ کم وبیش تین طرح ظاہر ہوتی ہے ایک قانون شریعت کے ذریعہ سے، دوسرے قانون اخلاق کے ذریعہ سے، تیسرے قانون تمدن کے ذریعہ سے۔ قرآن کریم چونکہ اعلیٰ اور اکمل کتاب ہے اس نے ان تینوں شقوں کو بیان کیا ہے۔ قانون شریعت اور قانون اخلاق کو مکمل طور پر اور قانون تمدن کو اصولی طور پر۔ کیونکہ قانون تمدن میں انسان کو بہت سے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ قانون اخلاق کے متعلق قرآن شریف نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ اخلاق فاضلہ درحقیقت نام ہے طبعی جذبات کو صحیح استعمال کرنے کا۔ پس طبعی جذبات کو مار دینا یا حد سے زیادہ ان میں منہمک ہو جانا یہ اخلاقی گناہ ہوتا ہے جو طبعی جذبات کو مارنا چاہتا ہے وہ قانون قدرت کا مقابلہ کرتا ہے جو طبعی جذبات کے پورا کرنے میں منہمک ہو جاتا ہے وہ اپنی روح کو بھول جاتا ہے اور مذہب کو نظرانداز کر دیتا ہے اور یہ دونوں باتیں خطرناک ہیں تم قانون قدرت کو بھی نہیں کچل سکتے اور تم قانون شریعت کو بھی نہیں کچل سکتے۔ اسی اصل کے ماتحت قرآن کریم فرماتا ہے کہ دنیا میں تمام چیزیں حلال ہیں کیونکہ وہ انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ ہاں صرف اس صورت اور اس شکل میں ان کے استعمال پر حد بندی لگائی جاتی ہے جس صورت اور جس شکل میں وہ انسان کے لئے مضر ہو جاتی ہیں۔ اس قانون کے ماتحت اسلام کے رو سے شادی نہ کرنا نیکی نہیں گناہ ہے کھانے پینے اور پہننے کے متعلق طیب چیزوں کا استعمال نہ کرنا نیکی نہیں گناہ ہے کیونکہ اس میں قانون قدرت کی ہتک اور اس کا مقابلہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی ناشکری ہے لیکن انہی چیزوں میں پڑ جانا اور ان کے استعمال میں غلو اور اسراف سے کام لینا یہ بھی گناہ ہے۔ کیونکہ اس طرح انسان اپنی روح کو بھول جاتا ہے اور اصل مقصد انسانی زندگی کا روح کو کامل کرنا ہی ہے جس طرح وہ شخص گنہگار ہے جو کام ہی کرتا رہتا ہے اور کھانا نہیں کھاتا کیونکہ وہ مر جائے گا اور اس کا کام مکمل نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ شخص بھی گنہگار ہے جو کھانا ہی کھاتا رہتا ہے اور کام نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ شخص ذرائع کے پیچھے پڑ جاتا ہے اور مقصود کو بھول جاتا ہے۔ بغیر ذرائع کے مہیا کرنے کے مقصد حاصل نہیں ہوتا اور بغیر صحیح مقصد کو پیش نظر رکھنے کے صحیح ذرائع مہیا نہیں کئے جا سکتے ہیں۔''

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 319)

اللہ تعالیٰ کا منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تحریک جدید کے سینتیسویں سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مال خرچ کرتے ہیں وہ اس لئے خرچ نہیں کرتے کہ ہم نے ایک منصوبہ بنایا اور اس منصوبے کو کامیاب کرنا چاہتے ہیں بلکہ میں بھی اور آپ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی اپنی استعداد اور اخلاص کے مطابق جو مالی قربانی پیش کرتے ہیں وہ اس لئے کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے ایک منصوبہ بنایا ہمیں یہ فرمایا کہ اس کو کامیاب کرنے کے لئے قربانیاں دو۔ غرض یہ منصوبہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے اور ہم سے اس کا یہ وعدہ ہے کہ تم اپنی استعداد کے مطابق قربانیاں دیتے چلے جاؤ، منصوبہ میں نے کامیاب کرنا ہے تمہارے سر پر سہرا باندھ دونگا۔ خدا تعالیٰ کو تو سہرے کی ضرورت نہیں سہرے کی احتیاج تو اس کے بندے کو ہوا کرتی ہے اس سہرے کی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس ہمارا رب بڑا پیار کرنے والا ہے۔ (دین حق) کا خود ایک منصوبہ بنایا اور فرمایا کہ دنیا جو مرضی کرے ساری دنیا عالم حلقہ بگوش (حق) ہوکر حضرت نبی کریم ﷺ کی محبت میں سرشار اور مست ہوکر آپ (ﷺ) کے قدموں میں جمع ہو جائے گی۔ ہمارا رب فرماتا ہے میں یہ کرکے چھوڑوں گا اور ہمیں فرمایا کہ تمہارے سر پر میں سہرا باندھنا چاہتا ہوں۔ اس واسطے میرے کہنے کے مطابق تم قربانیاں دو۔ غلبہ (حق) کا جو نتیجہ نکلے گا وہ تمہاری قربانیوں کے مقابلے میں بہت عظیم ہوگا اس کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہیں ہوگی لیکن میں تم سے پیار کا ایک مظاہرہ کرنا چاہتا ہوں، اپنی محبت کا تمہیں جلوہ دکھانا چاہتا ہوں اس لئے کامیابی تو میری قدرت کاملہ سے ہوگی۔ میں اپنے ہاتھ سے تمہارے سروں پر سہرا باندھ دوں گا۔

دوست دعا کریں اعمال صالحہ سے عاجزانہ مجاہدہ کریں کہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہمارے مال اور ہماری روح کو اس طرح پاک اور مطہر کر دے کہ وہ اپنے پیارے ہاتھوں سے غلبہ (حق) کا سہرا ہمارے ہی سروں پر باندھے۔ آمین
(الفضل 20 دسمبر 1970ء)

جماعتیں اس وقت تحریک جدید کے وعدہ جات ترتیب دے رہی ہیں۔ تمام احباب کو خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق اپنی اپنی استعداد اور اخلاص کے مطابق مالی قربانی پیش کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب 'عید کی قربانیاں' سے اقتباسات

حضرت اسماعیلؑ کا مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں قیام گویا پہلا انسانی وقف تھا

عیدالاضحیٰ اور قربانی کا فلسفہ و حکمت

حدیث نبویؐ ہے کہ خدا کی نظر میں عیدالاضحیٰ کے دن جانور کا خون بہانا سب سے محبوب فعل ہے

مرتبہ: صفدر نذیر گولیکی صاحب

عیدالاضحیٰ کا پس منظر

''عید ایک عربی لفظ ہے جس کے معنے ایسی اجتماعی خوشی کے دن کے ہیں جو بار بار آئے اور (دین) میں تین عیدیں مقرر کی گئی ہیں- ایک جمعہ کی عید ہے- جو سات دن کی نمازوں کے بعد آتی ہے- اور آنحضرتؐ کے ارشاد کے ماتحت یہ ساری عیدوں میں سب سے زیادہ اہم اور زیادہ برکت والی عید ہے گو تھوڑے تھوڑے وقفہ پر آنے کی وجہ سے لوگ عموماً اس کی قدر کو نہیں پہچانتے-

دوسرے عیدالفطر ہے- جو ہر سال رمضان کی (30 یا 29) روزہ عبادت کے بعد آتی ہے اور اس کا نام عیدالفطر اس واسطے رکھا گیا ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد گویا اس عید کے ذریعہ مومنوں کی افطاری ہوتی ہے اور تیسرے عیدالاضحیٰ ہے جو ذوالحج مہینہ کی دسویں تاریخ کو حج کی عبادت کے اختتام پر (جو نو تاریخ کو ہوتا ہے) آتی ہے اور پاکستان میں یہ عید عرف عام میں بقرعید کہلاتی ہے اور بعض لوگ اسے بڑی عید بھی کہتے ہیں-

عیدالاضحیٰ کا نام عیدالاضحیٰ اس واسطے رکھا گیا ہے اور حدیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی وجہ سے اس نام سے یاد فرمایا ہے کہ یہ قربانیوں کی عید ہے- کیونکہ اضحیٰ کا لفظ عربی زبان میں اضحاۃ کی جمع ہے جس طرح کہ اضاحی کا لفظ اضحیۃ کی جمع ہے جس کے معنے قربانی کے جانور کے ہیں- اور اس دن کا دوسرا نام یوم النحر بھی ہے- جس کے معنے قربانی والے دن کے ہیں- اور یہ دونوں نام خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمائے ہیں اور حدیث میں کثرت کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں-

قرآن شریف نے صراحت فرمائی ہے کہ حج کی عبادت کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا (سورۃ حج رکوع 2) جنہوں نے خدائی حکم سے اپنے پہلوٹھے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں لاکر آباد کیا جہاں زندگی کے بقا کا کوئی سامان نہیں تھا- اور حقیقۃً یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس خواب کی تعبیر تھی جس میں آپؑ نے دیکھا تھا کہ میں اپنے بچے کو ذبح کر رہا ہوں- اس موقعہ پر خدا نے بچے کی قربانی کی جگہ ظاہر میں جانور کی قربانی مقرر فرمائی- مگر حقیقت کی رو سے انسان کی قربانی بھی قائم رہی- یہ گویا پہلا انسانی وقف تھا جو خدا کی راہ میں پیش کیا گیا تا کہ خدا تعالیٰ حضرت اسمٰعیلؑ کو اس ''موت'' کے بعد ایک نئی زندگی دے کر اس درخت کی تخم ریزی کرے جس سے بالآخر عالمگیر شریعت کے حامل حضرت سید ولد آدم فخر انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باوجود پیدا ہونے والا تھا- حج میں قربانی کی رسم اسی اسمٰعیلی قربانی کی ایک ظاہری علامت ہے- تا کہ اس کے ذریعہ اس بے نظیر قربانی کی یاد زندہ رکھی جا سکے جس کے شجرۂ طیبہ نے مکہ کی بظاہر بے آب و گیاہ اور بے ثمر وادی میں عدیم المثال ثمر پیدا کیا جس کے دم سے دنیا میں روحانیت زندہ ہوئی- زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی- اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ :-

انا ابن الذبیحین (تاریخ الخمیس)

''یعنی میں دو ذبح ہونے والی ہستیوں کا فرزند ہوں'' ان دو قربانیوں میں سے ایک تو اسمٰعیلؑ کا جسم تھا جو گویا مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں آباد کر کے عملاً ذبح کر دیا گیا- اور دوسرے اسمٰعیلؑ کی روح تھی جو خدا کے حضور وقف علی الدین کے ذریعہ قربان ہوئی- عیدالاضحیٰ کی قربانیاں اسی مقدس قربانی کی یادگار ہیں-

یہ دلچسپ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے (گو شاید اکثر لوگ اسے نہیں جانتے) کہ عیدالاضحیٰ کی نماز صرف غیر حاجیوں کے لئے مقرر ہے اور حاجیوں کے لئے مقرر نہیں- اور نہ یہ نماز حج میں ادا کی جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ حج خود اپنے اندر ایک بھاری عید ہے کیونکہ اس میں عید کے چاروں عناصر بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں- یعنی :- (الف) عبادت (ب) مومنوں کا اجتماع (ج) خوشی اور (د) عود یعنی اس دن کا بار بار لوٹ کر آنا- اس لئے شریعت نے عیدالاضحیٰ کی نماز صرف غیر حاجی مقیم لوگوں کے واسطے رکھی ہے- تا کہ جہاں ایک طرف حج کے ایام میں حاجی لوگ حج کی عید منا رہے ہوں وہاں غیر حاجی جنہیں کسی مجبوری کی وجہ سے حج کی توفیق نہیں مل سکی وہ اکناف عالم میں اپنی اپنی جگہ پر عید کر کے اور قربانیاں دے کر اس عظیم الشان قربانی کی یاد کو تازہ رکھیں جس کا حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھوں سے حضرت اسماعیلؑ کے وجود میں آغاز ہوا اور پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود میں اپنے معراج کو پہنچی- پس حدیث میں جہاں کہیں بھی عیدالاضحیٰ کی نماز کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی قربانی کا ذکر آتا ہے وہاں لازماً غیر حاجیوں کی قربانی سمجھی جائے گی-

قربانی سنت رسولؐ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر خود بھی قربانی کی اور اپنے صحابہؓ کو بھی اس کی تاکید فرمائی- چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ :-

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ میں دس سال گزارے اور آپ نے ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مدینہ میں قربانی کی-'' (ترمذی)

بلکہ آپؐ کو عیدالاضحیٰ کی قربانی کا اس قدر خیال تھا کہ آپؐ نے وفات سے قبل اپنے داماد اور چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ میرے بعد میری طرف سے عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر ہمیشہ قربانی کرتے رہنا- چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ :-

''حنشؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر دو دنبے قربان کر رہے تھے- میں نے ان سے پوچھا کہ یہ دو دنبوں کی قربانی کیسی ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپؐ کی طرف سے (آپؐ کی وفات کے بعد بھی) قربانی کرتا رہوں- سو میں آپؐ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں-''

(ابوداؤد)

عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کرنا آپؐ کا ذاتی فعل ہی نہیں تھا بلکہ آپؐ اپنے صحابہؓ کو بھی اس کی تحریک فرماتے تھے- چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ :-

''یعنی حضرت براءؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عیدالاضحیٰ کے دن خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ اس دن پہلا کام یہ کرنا چاہئے کہ انسان عید کی نماز ادا کرے اور پھر اس کے بعد قربانی دے- سو جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا-'' (بخاری و مسلم)

اوپر کی حدیث میں ایک طرح سے سنت کا لفظ بھی آ گیا ہے- اور چونکہ یہ اصطلاحی طور پر استعمال نہیں ہوا اس لئے اس سے وجوب کا پہلو بھی مراد ہو سکتا ہے- اور ایک دوسرے موقعہ پر آپؐ نے فرمایا کہ :-

''یعنی جس شخص کو مالی لحاظ سے توفیق حاصل ہو اور پھر بھی وہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی نہ کرے اس کا کیا کام ہے کہ ہماری عید گاہ میں آ کر نماز میں شامل ہو؟'' (مسند احمد جلد 2 صفحہ 321)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جس تاکید کا حامل ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں- اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے ہر دوسرے ارشاد کو مقبولیت کی برکت حاصل ہوئی اسی طرح اس ارشاد کو بھی صحابہ کرامؓ نے اپنا حرز جان بنایا- چنانچہ حدیث میں لکھا ہے کہ :-

''یعنی جبلہؓ ابن سحیم روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کہ کیا عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم خود بھی قربانی کرتے تھے اور آپؐ کی اتباع میں صحابہؓ بھی کرتے تھے- اس شخص نے اپنے سوال کو پھر دہرایا اور کہا- کیا قربانی واجب ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کیا تم میری بات سمجھ نہیں سکتے؟ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی قربانی کیا کرتے تھے اور آپؐ کی اتباع میں دوسرے مسلمان بھی کیا کرتے تھے''- (ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کام صرف ذاتی شوق کی خاطر یا دوستوں اور غریبوں کو گوشت کھلانے کی غرض سے نہیں تھا بلکہ آپ اسے ایک دینی کام سمجھتے اور

بھاری ثواب کا موجب خیال فرماتے تھے- چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ :-

''یعنی زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے آپؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ عیدالاضحیٰ کی قربانیاں کیسی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا- تمہارے جد امجد ابراہیمؑ کی جاری کی ہوئی سنت ہے- صحابہؓ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لئے اس میں کیا فائدہ کی بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا قربانی کے جانور کے جسم کا ہر بال قربانی کرنے والے کے لئے ایک نیکی ہے جو اسے خدا سے اجر پانے کا مستحق بنائے گی''-

(ابن ماجه و مسند احمدؒ بحواله مشكوة)

اس سے بڑھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کی قربانیوں کے متعلق فرماتے تھے کہ :-

'' یعنی خدا کی نظر میں عیدالاضحیٰ والے دن انسان کا کوئی عمل قربانی کے جانور کو ذبح کرنے اور اس کا خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے-'' (ترمذی)

اس حدیث میں '' خون بہانے '' کے الفاظ میں جانی قربانی کی اہمیت کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے- ایک اور موقعہ پر آپؐ نے نہ صرف اپنی طرف سے قربانی کی بلکہ مزید تحریک اور تاکید کی غرض سے اپنی امت کی طرف سے بھی قربانی دی- چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ :-

''یعنی حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک عید کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دنبہ منگوایا- پھر اسے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کیا- اور ذبح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہ دنبہ خدا کے نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں- اور پھر دعا فرمائی کہ اے میرے آسمانی آقا تو اس قربانی کو محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے قبول فرما''- (صحیح مسلم)

بے شک یہ درست ہے کہ قربانی صرف طاقت رکھنے والے لوگوں پر واجب ہے اور بعض احادیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ اگر سارے گھر کی طرف سے ایک مستطیع شخص قربانی کر دے تو یہ قربانی سب کی طرف سے سمجھی جاسکتی ہے (ابوداؤد) مگر بہرحال عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر حسب توفیق قربانی کرنا ہمارے رسولؐ (فداہ نفسی) کی ایک مبارک سنت ہے جس کے متعلق ہمارے آقاؐ نے بہت تاکید فرمائی اور اسے بھاری ثواب کا موجب قرار دیا ہے-

عید کی قربانی میں تین عظیم الشان اسباق

(اول) اس طرح کہ اس قربانی کے ذریعہ حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی یاد زندہ ہوتی اور تازہ رہتی ہے- جنہوں نے اپنا جسم اور اپنی روح دونوں خدا کی راہ میں قربان کر دیئے- اور پھر اس قربانی کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا مبارک ثمر پیدا ہوا-

(دوم) اس طرح کہ (مومنوں) کو اس ذریعہ سے توجہ دلائی جائے کہ جس طرح یہ بھیڑیں اور یہ بکریاں اور یہ اونٹ اور یہ گائیں جو انسانوں کی ملکیت ہیں اور ان کی جانیں انسان کے فائدہ کی خاطر قربان ہوتی ہیں اسی طرح انسان کو جو اشرف المخلوقات ہے اسے چاہئے کہ وہ بھی ضرورت کے وقت اپنی قوم اور اپنے دین اور اپنے خالق و مالک خدا کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار رہے اور وقت آنے پر کچا دھاگا ثابت ہونے کی بجائے لبیک لبیک کہتا ہوا آگے آجائے-

(سوم) اس طرح کہ جانوروں کے ذبح ہونے کا نظارہ دکھا کر (مومنوں) کے دلوں میں سے خوف اور دہشت کے ان رقیق جذبات کا استیصال کیا جائے جو اکثر گوشت نہ کھانے والی قوموں کے اندر پیدا ہو کر ان کی کمزوری کا موجب بن جاتے ہیں- اور اسی لئے (دین) نے اس بات کی تحریک کی ہے کہ حتی الوسع قربانی کرنے والا خود اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے اور کم از کم کسی خاص مجبوری کے سوا اپنے سامنے قربانی کرائے تا اس میں جانی قربانی کے نظارے دیکھنے کی جرأت پیدا ہو- چنانچہ کتاب الفقہ میں امام ابوحنیفہ کا مذہب ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ :-

''یعنی قربانی کرنے والے کو چاہئے کہ اگر وہ ذبح کرنا جانتا ہے تو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے ورنہ دوسرے سے ذبح کراتے ہوئے قربانی کے وقت خود موجود ہو-''

(کتاب الفقه طبع مصری جلد 1صفحه 601)

یہ وہ تین عظیم الشان سبق ہیں جو قربانیوں کے حکم میں (مومنوں) کو سکھائے گئے ہیں-

قربانی کا جانور کیسا ہو؟

قربانی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے انتخاب کے لئے بھی کچھ شرطیں مقرر فرمائی ہیں مثلاً یہ کہ (1) وہ اس اس عمر سے کم کا جانور نہ ہو تا کہ جانوروں کی افزائش پر کوئی خراب اثر نہ پڑے- یا (2) یہ کہ دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کیا جائے تا کہ لوگوں کی ضروری غذائیت میں کوئی کمی نہ آئے وغیرہ وغیرہ- چنانچہ جب ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک دودھ دینے والی بکری ذبح کرنی چاہی تو آپؐ نے فرمایا اياك والحلوب ''یعنی دیکھنا دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا-'' (مسلم) اسی طرح (3) شریعت نے گائے کی قربانی میں سات آدمیوں کی اور اونٹ میں دس کی شرکت جائز رکھی ہے تا کہ جانوروں کا بلاوجہ ضیاع نہ ہو- علاوہ ازیں قربانی کی طاقت رکھنے والوں کی تشریح کرتے ہوئے فقہاء کرام یہ بھی فرماتے ہیں کہ قربانی کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسا شخص قربانی دے جس کے پاس اپنا مکان ہو- مناسب اثاثہ ہو- کم از کم بیس دینار سونا یا دو سو درہم چاندی یا اس قیمت کی جائیداد ہو اور اس پر اتنا قرض نہ ہو کہ اس کی جائیداد اس حد سے نیچے گر جائے- نیز وہ سفر کی حالت میں نہ ہو بلکہ مقیم ہو-

(بدائع الصنائع مصنفه ملك العلماء امام علاء الدين جلد 5صفحه 63، 64)

گوشت خشک کر کے ذخیرہ کرنے کی سکیم

اب میں قربانیوں کے گوشت کی حفاظت کے سوال کو لیتا ہوں یعنی (دین) نے قربانیوں کے زائد گوشت کو کس طرح ضائع ہونے سے بچایا ہے- دراصل (دین) کی حکیمانہ تدبیروں میں سے ایک اعلیٰ قسم کی تدبیر یہ بھی ہے کہ جانی قربانی کی روح کو زندہ رکھنے کے ساتھ ساتھ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے ناواجب ضیاع کو بھی بچایا ہے- یہ تدبیر قربانی کے گوشت کے ذخیرہ کرنے سے تعلق رکھتی ہے- عربوں میں یہ عام طریق تھا جسے (دین) نے برقرار رکھا کہ اگر کسی موقعہ پر زیادہ جانور ذبح ہونے کے نتیجہ میں گوشت کی افراط ہو جاتی تھی تو وہ گوشت کو نمک وغیرہ لگا کر سکھا لیتے تھے اور پھر یہ گوشت ایک لمبے عرصہ تک خراب ہونے کے بغیر قابل استعمال رہتا تھا- چنانچہ (دین) نے قربانی کے گوشت کے متعلق بھی اس قسم کے ذخیرہ کرنے کی اجازت دی ہے بلکہ اس کی تحریک فرمائی ہے- اس طریق کو عربی زبان میں تشریق کہتے ہیں- یعنی گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر اسے مصالحہ وغیرہ لگانے کے بعد خشک کر لینا تا کہ وہ دیر تک محفوظ رہ سکے اور اسی لئے عیدالاضحیٰ کے بعد کے ایام کو ایام تشریق (یعنی گوشت کو خشک کر کے ذخیرہ کرنے کے دن) کہتے ہیں- چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی کے گوشت کے متعلق فرماتے ہیں کہ :-

كلوا و اطعموا وادخروا- (بخاری ومسلم)

''یعنی عیدالاضحیٰ کی قربانیوں کا گوشت (1) خود بھی کھاؤ اور (2) دوسروں کو بھی کھلاؤ اور (3) فالتو گوشت کو ذخیرہ بھی کرو-''

اس حکیمانہ تعلیم کی روشنی میں ہمارے حنفی ائمہ کا فتویٰ ہے کہ :-

''یعنی قربانی کے متعلق یہ بات پسندیدہ سمجھی گئی ہے کہ قربانی کرنے والا اپنی قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھائے اور اس میں سے آئندہ کے لئے ذخیرہ بھی کرے اور غریبوں میں تقسیم بھی کرے بلکہ افضل صورت یہ ہے کہ ایک تہائی گوشت غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ایک تہائی گوشت آئندہ کے لئے سکھا کر ذخیرہ کر لیا جائے اور ایک تہائی گوشت اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے رکھا جائے''-

(كتاب الفقه جلد 1ص 601)

الغرض (دین) نے ہر رنگ میں اپنی تعلیم کو کامل و مکمل صورت دی ہے- اور حق یہ ہے کہ جب اس تعلیم پر غور کیا جائے تو ہر سچے (مومن) کا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے اور اس کی زبان درود کے الفاظ سے گونجنے لگتی ہے کہ کس طرح اس حبیب خدا فخر الانبیاءؐ نے آج سے چودہ سو سال قبل ہمیں وہ تعلیم دی جس میں فطرت انسانی کے ہر پہلو کو زندہ رکھنے اور نسل انسانی کی ہر ضرورت کو مہیا کرنے کا بہترین سامان موجود ہے- اس عظیم الشان احسان کا بدلہ ہمارے پاس اس درویشانہ دعا کے سوا اور کیا ہے کہ :-

اے اللہ تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما اور اسے مقام محمود پر فائز کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے- آمین

اللہ تعالیٰ کے پاس دل کا اختیار

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں-

اصل بات یہ ہے کہ دل اللہ کے اختیار میں ہے وہ جس وقت چاہتا ہے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے اور اس کو سمجھ آجاتی ہے کہ سچا سرور اور خوشحالی اس میں ہے کہ خدا کو پہچانا جائے دیکھو میں اس وقت یہ بات تو کر رہا ہوں مگر میرے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ دلوں تک اس کو پہنچا بھی دوں یہ خدا ہی کا کام ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے اور بیدار کرتا ہے- باقی تمام جوارح آنکھ' ہاتھ وغیرہ ایسے ہیں جو انسان کے اختیار میں ہیں- مگر دل اس کے اختیار میں نہیں ہے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 615)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب

☆ پیدائش: یکم جنوری 1870ء ☆ وفات: 10 فروری 1945ء ☆ بیعت: 19 نومبر 1890ء

☆ قادیان میں رہائش- رئیس مالیر کوٹلہ حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب 1901ء میں ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے-

☆ خاندان حضرت مسیح موعود سے تعلق- آپ کو حضرت مسیح موعود سے شرف دامادی حاصل تھا- حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آپ کے عقد میں آئیں-

☆☆☆☆☆☆ اہم سعادتیں

الہامی طور پر حجۃ اللہ کا لقب عطا ہوا- ☆ 313 خاص رفقائے حضرت مسیح موعود میں شامل تھے- ☆ حضرت مسیح موعود نے اپنی بعض کتب میں آپ کا ذکر فرمایا ہے- ☆ صدر انجمن احمدیہ میں قادیان کے پہلے 14 معتمدین میں آپ شامل تھے- ☆ ابتدائی موصیوں میں شمار ہوتے ہیں- ☆ 1892 کے جلسہ سالانہ میں حضرت مسیح موعود نے آپ کو بطور خاص مدعو فرمایا- ☆ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ڈائریکٹر تھے- ☆ سلسلہ احمدیہ کے پہلے باتنخواہ مربی کے سب اخراجات برداشت کئے- ☆ مالی قربانیوں میں ہمیشہ آگے رہے اور تحریک جدید پانچ ہزاری میں شمولیت فرمائی- ☆ 1909ء میں امین صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر فائز ہوئے- ☆ 1911ء میں جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ مقرر ہوئے-

مرتبہ: حنیف احمد محمود صاحب.

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

دجال کی آمد

پروفیسر محمد یحیٰ لکھتے ہیں:۔

دجال اسلامی دنیا سے مشرق کی جانب واقع کسی علاقے سے آئے گا۔ (ہندوستان اسلامی بلاک کے مشرق میں ہے) وہ پہلے نبوت اور بعد میں خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے پاس بے پناہ طاقت اور قوت موجود ہوگی خوراک کے بڑے ذخائر بارش برسانے اور نہ برسانے پر کنٹرول اندھوں کو بینا کرنے، بیماروں کو تندرست بنانے اور مردوں کو زندہ کرنے کی صلاحیت موجود ہوگی۔ حضرت عیسیٰ کے معجزات سے ملتے جلتے کام کرے گا۔ اسے مسیح دجال (جھوٹا مسیح) اسی لئے کہا جاتا ہے۔ اس کی سواری کا گدھا ایسا ہوگا کہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ (ہوائی جہاز کے دونوں پر لمبے کانوں سے مشابہ ہیں، ان کے درمیان باڈی چالیس ہاتھ چوڑی ہوگی۔ یہ دیوقامت جہاز کا نقشہ ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ک ف ر) لکھا ہوگا جس کی پہچان ان پڑھ مسلمانوں کو بھی ہو جائے گی۔ اسرائیل نے اپنے بنائے ہوئے ایک طیارے کا نام کے ایف آر رکھا ہوا ہے۔

اس کے پرفریب شعبدے دیکھ کر سب سے پہلے عورتیں پھر خوارق کے شیدا مسلمان مرد اس کے جال میں گرفتار ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا بڑا حصہ اس کے جھوٹے دین میں داخل ہو جائے گا۔ جو لوگ اسے خدا مان لیں گے ان کو دنیا میں بہت نعمتیں ملیں گی۔ یہ ایسا زبردست فتنہ ہوگا کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد مسیح دجال کے فتنے سے بچنے کی دعا کی تلقین فرمائی ہے۔

(روزنامہ پاکستان 23 ستمبر 2001ء)

دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں

ماہنامہ "تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان" (جنوری 2001ء) نے مندرجہ بالا عنوان سے حسب ذیل اداریہ سپرد اشاعت کیا ہے۔

"ماہ رمضان کے دوران میں ایک دن تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان کے بزرگ ساتھی جناب محمد سلیم ہاشمی صاحب ملاقات کے لئے آئے۔ دوران گفتگو پوچھنے لگے کہ کیا کبھی آپ نے غور کیا کہ ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟ ہر سال بیس پچیس لاکھ مسلمان حج کے موقع پر جمع ہوتے ہیں، طویل سفر کر کے آتے ہیں، رو رو کر امت مسلمہ کے اتحاد، ملت اسلامیہ کی ترقی وخوشحالی، کشمیر، فلسطین، چیچنیا اور دیگر خطوں کے مسلمانوں کی مشکلات کے خاتمے اور ان کی آزادی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور کافروں کی تباہی و بربادی کی بددعائیں مانگتے ہیں مگر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کا ہر سال نو دس لاکھ کا اجتماع ہوتا ہے جس میں بڑی تعداد میں لوگ خصوصی طور پر محض دعا کے لئے شریک ہوتے ہیں۔ ہر سال دینی جماعتوں کے بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں، نماز جمعہ کے اجتماعات ہوتے ہیں، ماہ رمضان میں تو بڑی سے بڑی مسجد بھی کم پڑ جاتی ہے۔ عیدین پر ایک ارب کے قریب مسلمان نماز عید کے اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں۔ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں شہر بستے ہیں۔ ان اجتماعات میں مسلمان کتنی دعائیں مانگتے ہیں۔ مسلمانوں کی ترقی و خوشحالی اور کافروں کی ہلاکت و بربادی، کشمیر، فلسطین، چیچنیا کی آزادی کی، شریعت اسلامی کے نفاذ کی۔ ان دعاؤں کے دوران میں کروڑوں آنکھیں آنسو بہاتی ہیں مگر پھر بھی ان کی دعائیں نہیں سنی جاتیں۔ کیا اللہ بہرہ ہے، اندھا اور بے بس ہے؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ وہ تو دل میں پیدا ہونے والے خیالات کو جانتا ہے۔ وہ تو علیم وخبیر اور قادر مطلق ہے۔ اس نے تو ان لوگوں کی بھی سنی جنہوں نے خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ کیا اس نے عبدالمطلب اور اس کے ساتھیوں کی دعا پر ابرہہ کے لشکر کو ابابیلوں سے تباہ نہیں کرایا تھا؟ پھر ہم مسلمانوں کی دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟ کیوں ہر جگہ وہی ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اور ذلیل و خوار ہو رہے ہیں؟

پھر خود ہی فرمانے لگے کہ ہماری دعاؤں کا قبول نہ ہونا ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ عمرہ اور حج پر جانے والوں نے کبھی نہیں سوچا کہ سفر حج پر روانہ ہونے سے پہلے یہ تو دیکھ لیں کہ ان کے عزیز واقارب اور ہمسایوں میں کتنے فاقوں کا شکار ہیں۔ کتنے مریض ہیں جو رقم نہ ہونے کے باعث اپنا علاج نہیں کرا پا رہے، کتنے ملازم ہیں جنہیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں مل رہا۔ ان لوگوں کا حق مار کر رقم بچانا اور سفر حج پر خرچ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ یہ لوگ تو اپنے گھر پر بھی نظر نہیں ڈالتے کہ ان کے گھر میں شیطان نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے اور بے حیائی و منکرات کا ہر سامان وافر موجود ہے۔ شادی بیاہ اور رسم مہندی پر حیا سوزی کی کیا کوئی کسر چھوڑی جاتی ہے۔ کم تولنے والے، نمبر دو مال بیچنے والے، ذخیرہ اندوزی کرنے والے دوسروں کے مال پر ناجائز قبضہ جمانے والے نہیں سوچتے کہ وہ حج کرنے نہیں بلکہ اللہ سے مذاق کرنے جا رہے ہیں۔ وہ ایک ایسے جسم کو اللہ کے پاک گھر میں لے جا رہے ہیں جو رزق حرام سے پلا ہوا ہے۔ نہ کوئی خود اس پر غور کرتا ہے نہ کوئی دوسرا اسے سمجھاتا ہے۔ سمجھانے والے بھی آنکھیں بند کر کے حرام کھائے جا رہے ہیں اور مسجدوں کی تعمیر پر بھی حرام کی کمائی سے ملنے والے عطیات ہی لگائے جا رہے ہیں۔ کسی کے اندر اپنی ذات سے بھی ہمدردی نہیں کہ رزق حرام سے پلا ہوا جسم اسے دوزخ میں لے جائے گا۔ رزق حرام رشوت کے ذریعہ آئے، کم تول کر آئے، ملاوٹ کر کے آئے، دھوکہ بازی سے آئے، ملازمین کا حق مار کر آئے، قومی خزانے میں کرپشن سے آئے، اس سے پرورش پانے والا جسم ناپاک ہوتا ہے اور اللہ کے گھر کو ناپاک کرتا ہے۔ کیا کوئی فرد اپنے گھر کو ناپاک کرنے والے کی فریاد سنے گا؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر اللہ کیوں سنے؟ اگر کوئی فرد کم نہیں تولتا، ملاوٹ نہیں کرتا، نمبر دو مال نہیں بیچتا بلکہ دیانتداری سے کاروبار کر کے دولت کماتا ہے مگر اپنے غریب و مستحق رشتے داروں، دوستوں، ہمسایوں اور ملازموں کو ان کا وہ حق نہیں دیتا جو اللہ نے اس کی کمائی میں رکھا ہے تو پھر بھی اس کی جمع کی ہوئی دولت صحیح نہیں ہے۔ سب کے حقوق ادا کر کے دولت جمع ہو تو پھر خرچ کرنے جائیں تو گناہ بھی معاف ہوں گے اور دعائیں بھی قبول ہوں گی۔

لیکن ہمارے ہاں تو صورت حال ہی مختلف ہے، آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ نہ والدین اولاد کی تعلیم وتربیت اور رزق حلال سے پرورش کے سلسلہ میں اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں اور نہ اولاد کو اپنے فرائض کا علم ہے۔ نہ مالک اپنے فرائض سے آگاہ ہے۔ اور نہ ملازم۔ ہر فرد دوسرے کو دھوکہ دے کر اس سے چھیننے کی کوشش کر رہا ہے۔ حلال وحرام اور جائز وناجائز کی کسی کو تمیز ہی نہیں رہی۔ علماء اب علماء نہیں رہے بلکہ پیشہ ور مقرر اور خطیب بن گئے ہیں"۔

چند مشورے

ریاض شاہد لکھتے ہیں:۔

ہم میں قومی اتحاد ویکجہتی کا بھی فقدان ہے۔ خود مذہبی جماعتیں کس قدر متحد ومنظم ہیں ڈھکی چھپی بات نہیں۔ مذہبی رہنما ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے بلکہ تبرہ بازی ان کا محبوب مشغلہ ہے اس کے باوجود وہ جذباتی ماحول پیدا کرنے اور عوام کو فکری طور پر گمراہ کرنے سے باز نہیں آتے۔

مذہبی سیاسی جماعتوں کو اپنے تصور جہاد کا رخ قتال سے ہٹا کر دوسرے شعبوں کی طرف کرنا چاہیے۔ تقریباً تمام مذہبی جماعتیں اس پر متفق ہیں کہ ملک کے اندر جہاد کا اعلان نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے فساد پھیلے گا۔ ان کے اس حقیقت پسندانہ موقف کو سراہتے ہوئے مذہبی قائدین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ دوسرے ملکوں میں جاری جہاد کی پرجوش حمایت کا رویہ ترک کر دیں۔ انہیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ افغانستان میں جہاد نہیں ہو رہا بلکہ افغانوں کے مختلف گروپ اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ طالبان بھی محض امن کی بحالی کے لئے اٹھے تھے۔ دوسرے معنی میں انہوں نے بدامنی، فسق وفجور اور وحشت وبربریت کے خلاف جہاد کیا۔ ان کے داخلی جہاد میں ٹانگ اڑانے کی ہمیں کوئی ضرورت نہ تھی۔ مذہبی جماعتیں جہادوں کی شوقین ہیں تو وہ ملک کے اندر غربت، جہالت، فرقہ واریت اور دہشت گردی کے خلاف جہاد کریں۔ ان کے پاس چندے کی صورت میں کروڑوں روپے جمع ہوتے ہیں اس رقم کو فلاحی کاموں میں لگائیں جن میں وہ اقتدار میں ہوئے بغیر بھی بے شمار ایسے کام کر سکتی ہیں جو عام لوگوں کے مسائل ومصائب کو کم کر سکیں۔ ہمارے ہاں مذہبی انتہا پسندی کی وجہ سے فرقہ واریت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے دہشت گردی کو فروغ حاصل کر رہا ہے۔ تمام مذہبی جماعتیں فرقہ واریت کے خاتمہ اور دہشت گردی کی روک تھام کے لئے مل کر جہاد کریں انہیں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کی اخلاقی اور عملی حمایت حاصل ہوگی۔ ہمارے ہاں فکری انتشار اور جذباتی ہیجان مذہبی سیاسی جماعتیں پیدا کرنے میں پیش پیش ہیں جو کسی نہ کسی طرح اقتدار میں آنا چاہتی ہیں جنہیں اپنی انتخابی سیاست کے لئے بھاری چندوں کی ضرورت رہتی ہے۔ ان جماعتوں نے پچھلے دو عشروں کے دوران نظریاتی کام بالکل ترک کر دیا ہے اور یہ مروجہ سیاست کی غلاظتوں میں لتھڑ کر اپنا دینی تشخص کھو چکی ہیں......

طالبان کے اقتدار کے خاتمہ کے ساتھ ہی جس طرح نوجوان نسل سینماؤں پر ٹوٹی، خواتین نے برقعے اتارے اور لوگوں نے داڑھیاں صاف کرائیں اس سے مغرب کو یہ پروپیگنڈا کرنے کا موقع ملا کہ طالبان نے جبر سے اسلام نافذ کر رکھا تھا۔ یہ درست ہے کہ ہر جگہ دینی احکامات سے روگردانی کرنے والے بھی ہوتے ہیں اور دین پر عمل کرنے والے بھی تاہم نفاذ اسلام کے لئے معاشرہ کی تربیت لازمی امر ہے۔ اگر ہماری مذہبی سیاسی جماعتیں اگلے دس پندرہ سال کے لئے انتخابی سیاست سے کنارہ کشی کا اعلان کر کے محض تبلیغ دین اصلاح معاشرہ اور عوام کی فکری تربیت کا راستہ اختیار کر لیں اور سماجی ومعاشرتی برائیوں کے خلاف جہاد کریں تو یقیناً وہ ملک کے اندر فکری انقلاب برپا کر سکتی ہیں اور انہیں وسیع پیمانے پر عوامی پذیرائی بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

(روزنامہ اوصاف 21 دسمبر 2001ء)

☆ کوئی بھی مسلمان جو پودا لگاتا ہے جس سے کوئی انسان، جانور یا پرندہ کھاتا ہے تو یہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہے۔ (حدیث نبویؐ)

ڈاکٹر مبین الحق خان ایم بی بی ایس

شیزوفرینیا - ایک ذہنی بیماری

آج کے دور میں جہاں انسان کے لئے بہت سی آسائشیں اور آرام میسر ہیں وہاں یہی ترقی کے سامان اور آرام انسان کو بیماریوں کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

جسمانی بیماریوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ذہنی بیماریاں بھی بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور ذہنی امراض سے انسان جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہو رہا ہے۔

ذہنی امراض کو ہم دو بڑے گروپوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

1) نیوروسز (Neurosis):۔

یہ ذہنی امراض کی وہ قسم ہے جس میں مریض اپنی بیماری کا ادراک رکھتا ہے۔

2) سائیکوسز (Psychosis):۔

ذہنی امراض کی اس قسم میں مریض کو اپنی بیماری کا ادراک نہیں ہوتا۔

شیزوفرینیا (Schizophrenia) سائیکوسس گروپ کی بیماریوں میں سے اذیت ناک اور تکلیف دہ بیماری ہے۔ جسے عرف عام میں پاگل پن یا جنون کہتے ہیں۔ اس بیماری کا تناسب مردوں اور عورتوں میں یکساں ہے۔

بیماری کی وجوہات:۔

یہ بیماری عموماً موروثی ہے۔ اور اگر مریض کی ہسٹری لی جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ اس کا کوئی نہ کوئی رشتہ دار اس بیماری میں مبتلا رہا ہے۔ اسی طرح بچپن میں یا اس کے بعد کے زمانہ میں ذہنی تناؤ۔ ماحول کے موافق نہ ہونے اور ماں باپ بہن بھائیوں کی طرف سے غیر منصفانہ سلوک بھی اس بیماری کو جنم دیتا ہے۔ بعض دفعہ نشہ کے عادی بھی اس مرض سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ دماغ کی رسولی بھی اس بیماری کی وجہ ہوتی ہے۔

بیماری کی علامات:۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ اس بیماری کا مریض اپنے بیمار ہونے کا ادراک نہیں رکھتا۔ حقیقت سے دور ہو جاتا ہے اور دنیا سے بے خبر ہو کر اپنی الگ دنیا بسا لیتا ہے۔ ایسے مریض کو جب اس کے عزیز و اقارب ڈاکٹر کے پاس لاتے ہیں تو مریض اپنے آپ کو صحت مند سمجھتا ہے اور دوسروں کو بیمار سمجھتا ہے۔

اس بیماری کی ایک علامت یہ ہے کہ مریض کے حواس خمسہ میں غیر معمولی حساسیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو کہ اس خاص وقت میں ایک عام انسان محسوس نہیں کر رہا ہوتا۔ مثلاً مریض آنکھوں سے بعض انسانی شکلیں اور چیزیں دیکھتا اور بتاتا ہے۔ جن کا حقیقت سے کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اسی طرح کانوں سے مختلف قسم کی آوازیں سنتا ہے اور اسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نے دماغ میں کیسٹ فٹ کی ہوئی ہے۔ اسی طرح ناک سے بو بھی محسوس کرتا ہے۔ بعض مریض بتاتے ہیں کہ اس کی جلد کے اندر کیڑے رینگ رہے ہیں۔ کچھ مریض ذائقہ بھی محسوس کرتے ہیں۔ یہ سب علامات پریشانی سے بڑھتی ہیں۔

ایک اور علامت یہ ہے کہ مریض کے ذہن میں بعض باتیں یقین کی حد تک گڑ جاتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ میں بادشاہ بن گیا ہوں۔ اس سے بڑھ کر خدا بن گیا ہوں۔ اسی طرح وہ اپنے اردگرد کے لوگوں کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ فلاں شخص مجھے زہر دینا چاہتا ہے۔ اسی طرح اگر مریض کار میں جا رہا ہو۔ اور اگر اچانک کار خراب ہو جائے تو اس بات کو مریض حکومت کی سازش قرار دیتا ہے۔ میرے پیچھے پولیس لگی ہوئی ہے۔ اور میری نگرانی کر رہی ہے۔

اس مرض میں مریض بعض اوقات بہت زیادہ متشدد ہو جاتا ہے۔ اور اردگرد کے لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس میں غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس صورتحال میں مریض کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

مریض بعض اوقات نامعقول اور بے ربط باتیں اور بے محل حرکتیں کرتا ہے۔ جو عام انسان نہیں کر سکتا۔ مثلاً رونے کے وقت ہنسنا اور ہنسنے کے وقت رونا وغیرہ مایوسی اور بے چینی بھی ایک علامت ہے جس میں وہ اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچا دیتا ہے۔

مرض کی تشخیص:۔

مریض کے ساتھ اعتماد کا تعلق پیدا کر کے اور اس کی ہسٹری کے معائنہ کے ذریعے مرض کی تشخیص ہوتی ہے۔ مریض کے لواحقین بھی تشخیص میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مرض کا علاج:۔

اس مرض کا علاج جتنی جلد شروع کیا جائے اتنا ہی جلد مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری اچانک ظاہر نہیں ہوتی بلکہ آہستہ آہستہ بڑھتی ہے۔ مثلاً شروع میں مریض کا دل پڑھائی سے اچاٹ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دوسری دلچسپیاں بھی نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو الگ تھلگ کر لیتا ہے۔ جسمانی صفائی کی طرف بھی توجہ نہیں رہتی۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب مریض کو ماہر ڈاکٹر کو دکھانا چاہئے۔

شیزوفرینیا قابل علاج مرض ہے اس پر جدید ریسرچ اور ادویات موجود ہیں۔ بحیثیت ڈاکٹر مجھے شعبہ امراض ذہن میں بھی کافی عرصہ کام کرنے کا موقعہ ملا ہے یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ اگر مریض کا بروقت علاج شروع کر دیا جائے اور مریض اور اس کے لواحقین ڈاکٹر کی ہدایات پر پورا عمل کریں۔ تو مریض جلد صحت یاب ہو کر معاشرے کا مفید اور کارآمد وجود بن سکتا ہے۔ دوران علاج شدت مرض کی وجہ سے مریض کو ہسپتال بھی داخل کروانا پڑتا ہے اور پھر افاقہ کے بعد گھر میں علاج مکمل کیا جا سکتا ہے۔

دوران علاج اگر مریض پر ادویات اثر نہ کریں تو ایسی صورت میں مریض کا علاج بجلی کے جھٹکوں سے بھی کیا جاتا ہے۔ جو کہ مریض کو بے ہوش کر کے دیئے جاتے ہیں جس سے مریض کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

مریض کے علاج کا آخری مرحلہ بحالی پروگرام کہلاتا ہے۔ جس کا مقصد مریض کو مصروف رکھنا ہوتا ہے جس کے لئے مختلف کاموں پر لگا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف قسم کے ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں۔

معاشرے کا کردار:۔

ذہنی امراض میں مبتلا افراد لوگوں کی خصوصی ہمدردی اور توجہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ لواحقین اگر بروقت علاج شروع کر دیں اور مریض کو ایک مریض سمجھتے ہوئے ہی سلوک کریں تو وہ خدا کے فضل سے شفا پا جائے گا لیکن اگر اس کو لواحقین اور معاشرے کے افراد ایک جنونی یا پاگل سمجھنا شروع کر دیں تو مرض میں شدت بڑھے گی اور افاقہ کی بجائے بگاڑ پیدا ہوگا۔ ہمارا رویہ مریض کے علاج میں اہم کردار ادا کرے گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد سعید صاحب

مکرم ڈاکٹر فاروق احمد خان صاحب کا ذکر خیر

میرے نہایت ہی پیارے داماد عزیزم مکرم ڈاکٹر فاروق احمد خاں مرحوم کی وفات کی خبر اخبار الفضل ربوہ اشاعت 24۔ اکتوبر 2001ء بروز بدھ کے ذریعہ احباب کرام پڑھ چکے ہیں۔ میں مختصراً مرحوم کا ذکر خیر کر کے مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے اور ان کی اہلیہ اور بچگان کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

مرحوم کی وفات بالکل اچانک تھی۔ 19 ستمبر کی صبح 9/10 بجے انہیں برین ہیمبرج ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہی ان کی صحت عمدہ اور ٹھیک ٹھاک رہی۔ انہیں ہسپتال لے گئے۔ برین کا Scan لیا گیا۔ نیوروسرجن نے کہا کہ برین کا Damage شدید ہے۔ خون ہی خون ہے اپریشن نہیں ہو سکتا۔ اور لاعلاج وارڈ میں انہیں بھیج دیا۔ ڈاکٹروں کے نزدیک وہ چند گھنٹوں کے مہمان تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں 23 ستمبر کی صبح تک زندگی عطا فرمائی بالآخر وہ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم کی عمر 47 سال تھی ان کی اہلیہ اور دو بچے ہیں۔ بڑا بیٹا عزیزم علی مبارک خاں نام ہے دوسری بیٹی رابعہ مریم ہے اور مانچسٹر یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے۔ عزیزم علی مبارک خان اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔

مرحوم سے میری پہلی ملاقات اپریل 1979ء میں لاہور میں ہوئی۔ جبکہ ان کے والد مکرم محترم محمد یامین ندیم خاں صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ عزیزم مرحوم کے رشتہ کے لئے میرے غریب خانہ واقع لاہور چھاؤنی میں تشریف لائے۔ ہماری ان کے خاندان سے کوئی واقفیت نہ تھی۔ اتنا معلوم تھا کہ مشرقی افریقہ کینیا سے لندن آئے ہیں میں نے دو چار دن کی مہلت مانگی کہ کچھ معلومات حاصل کر لوں۔ دفعتہ میرا خیال میرے بچپن کے دوست کی طرف گیا۔ جو وہاں بطور مربی رہے ہیں میں ان کے پاس ربوہ آیا۔ محترم مولانا نے بلاتامل مجھے کہا: کرنل سعید فاروق نہایت نیک بچہ ہے فوراً شادی کر دو۔ کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) نے خاکسار کی کوٹھی واقعہ لاہور چھاؤنی میں نکاح کا اعلان کیا۔ خطبہ نکاح دیا۔ اور شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی۔ اپریل 79ء سے ستمبر 2001ء قریباً 22 سال میری بیٹی عزیزہ ثمینہ نوید صاحبہ (ایم ایس سی) کے ساتھ شادی کی رفاقت رہی۔ اس سارے عرصہ میں مرحوم کا رویہ برتاؤ۔ مرحوم کے اخلاق اور ان میں نیکی کا درجہ مثالی رنگ میں دیکھا۔ مرحوم کی وفات کا سن کر ایک انگریز احمدی نے کہا کہ فاروق ایک چلتا پھرتا فرشتہ تھا۔ جس کی وفات سے ہم سب کو اور جماعت کو نقصان ہوا ہے۔

مرحوم ایک لمبا عرصہ چیسٹر جماعت کے جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال رہے۔ گزشتہ سات سال سے وہ مقامی جماعت نارتھ ویلز کے صدر تھے۔ مرحوم دھیمے مزاج کے 'ہمیشہ مسکرانے والے' باجماعت نماز کے پابند تہجد کی نماز بالالتزام پڑھنے والے بے انتہا خوبیوں کے مالک تھے۔ میری بیٹی نے مجھے بتایا کہ عرصہ 22 سال کی رفاقت میں مرحوم فاروق نے کبھی بھی ایک مرتبہ بھی نہیں کہا کہ اونچی آواز سے بولا ہو یا تنبیہ کی ہو۔ خیر کم خیر لاھلہ کے مصداق تھے۔ دعوت الی اللہ میں صف اول میں تھے۔ دو جگہ سرجری کی جگہ پر جماعت کا لٹریچر مریضوں کے مطالعہ کے لئے رکھتے تھے سلسلہ کی کتاب شائع ہوتی تو نصف درجن سے زائد خرید لیتے اور زیر دعوت افراد کو مفت دیتے۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ چیسٹر میں ان کی کوٹھی میں ان کا جنازہ مربی سلسلہ نے پڑھا۔ ان کے

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب نکاح وشادی

مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ ناظم اطفال ربوہ ابن مکرم شیخ محمد ارشد صاحب ناصر عقب ہسپتال ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 25 جنوری 2002ء بعد نماز عصر بیت المبارک میں مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہمراہ مکرمہ فائزہ کنول صاحبہ بنت چوہدری محمد اشرف صاحب (ایم اشرف ٹیلرز) دارالیمن غربی ربوہ بعوض 50 ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 5 فروری 2002ء کو تقریب رخصتانہ ہوئی اس موقع پر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے دعا کروائی۔ مورخہ 6 فروری کو بعد نماز عصر عقب ہسپتال کے گراؤنڈ میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اور احباب میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس موقع پر مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے دعا کروائی۔ مکرم رضوان احمد افضل صاحب مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سابق سیکرٹری مال ضلع فیصل آباد کے پوتے اور مکرم حکیم عبدالواحد صاحب واقف زندگی دارالصدر جنوبی کے نواسے ہیں جبکہ مکرمہ فائزہ کنول صاحبہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فاروق احمد صاحب آف نیویارک مورخہ 9 فروری 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام "طوبیٰ فاروق" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمود احمد اٹھوال صاحب آف پنوں عاقل (راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے) کی پوتی ہے اور مکرم چوہدری احمد حیات تھہیم صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت وسلامتی نیک و صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار بعارضہ شوگر بلڈ پریشر بیمار ہے۔ شوگر کا جگر اور بینائی پر اثر ہے۔ کمزوری بہت ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا دے۔

مکرم نثار احمد صاحب گجر معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھانجے عزیزم عمران احمد پر سائیکل گرنے سے دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ بچے کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ہدایت اللہ چیمہ صاحب کارکن دفتر نمائش تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے تایا زاد مکرم مبرور احمد چیمہ صاحب ابن مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش قادیان آف داتہ زید کا مورخہ 2001-11-9 کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے قادیان میں 48 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قادیان میں جنازہ پڑھایا اور قادیان میں تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ بچے قادیان میں زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ ٹاپس

ایک ٹاپس دارالصدر غربی حلقہ قمر سے بیت اقصیٰ جمعہ کے لئے جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے وہ دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔ یا اس فون نمبر پر اطلاع دے دیں۔ فون نمبر 213526

ولادت

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن الفضل تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبدالقدوس صاحب کو خدا تعالیٰ نے 30 دسمبر 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور نے از راہ شفقت بچی کا نام امۃ السبوح فرحانہ عطا فرمایا ہے بچی وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم منور احمد قمر صاحب مقیم جرمنی کی نواسی اور مکرم عبدالمجید صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کی پوتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور درازیٔ عمر عطا فرمائے (آمین)

نکاح وتقریب شادی

مکرم اشتیاق احمد صاحب (آف سپین) ابن مکرم بشیر احمد صاحب چک سکندر ضلع گجرات کا نکاح و تقریب شادی ہمراہ مکرمہ مسرت ریحانہ صاحبہ بنت مکرم احمد خان صاحب گولیکی ضلع گجرات مورخہ 15 جنوری 2002ء کو بمقام گولیکی ضلع گجرات بخیر وخوبی انجام پائی۔ ان کا نکاح بحق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے مکرم میر خلیل احمد صاحب ولد محترم پیر سلطان عالم صاحب نے بمقام گولیکی ضلع گجرات پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆☆☆☆☆

بیڈمنٹن وٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

مورخہ 8 تا 10 فروری 2002ء کو مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام ایوان محمود ربوہ میں دوسرا بیڈمنٹن وٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ 8 فروری کو شام ساڑھے چار بجے محترم چوہدری نعمت اللہ صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے افتتاح فرمایا۔ محترم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب ناظم اعلیٰ ٹورنامنٹ نے رپورٹ میں بتایا کہ اس ٹورنامنٹ میں بیڈمنٹن میں صف اول و دوم کے 25 انصار اور ٹیبل ٹینس میں 16 انصار نے حصہ لیا۔ مورخہ 10 فروری رات ساڑھے سات بجے بیڈمنٹن کا فائنل اور اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ محترم مہمان خصوصی نے جیتنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور حاضرین کو ورزش کی اہمیت سے آگاہ فرمایا۔ دعا کے ساتھ اس ٹورنامنٹ کا اختتام ہوا۔ اس دوران حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم نوید اطہر شیخ صاحب بابت ترکہ محترمہ حفیظہ کوثر صاحبہ)

مکرم نوید اطہر صاحب ابن مکرم شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ ساکن نمبر 254/N ماڈل ٹاؤن (ایکسٹینشن) لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ حفیظہ کوثر صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاچکی ہیں۔ قطعہ نمبر 20/8 دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ 2 کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ قطعہ ہم سب ورثاء کے نام بمطابق حصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:

(1) محترمہ صبیحہ اکرم صاحبہ (بیٹی)
(2) محترمہ ملیحہ ثمین صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم نوید اطہر شیخ صاحب (بیٹا)
(4) مکرم ناہید اظہر شیخ صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ عسکارا باسط صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ لبنیٰ فخر صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ نوشین منور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم ملک خضر اقبال صاحب بابت ترکہ مکرم ملک احمد خان صاحب)

مکرم ملک خضر اقبال صاحب ابن مکرم ملک احمد خان صاحب ساکن مکان نمبر 16/2 دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ مذکورہ نمبر 16/2 دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ اب میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:

(1) محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم شہزادا اختر صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ تسلیم اختر صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ صبیحہ تسنیم صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ مسرت ناہید صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرم شہزادہ مظہر صاحب (بیٹا)
(7) مکرم شہزادہ خرم صاحب (بیٹا)
(8) مکرم ملک خضر اقبال صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

بکائن وغیرہ لگائیں۔

(ii) اسی طرح پھلدار پودوں کا انتخاب بھی آپ اپنے گھر میں باہر جگہ کے حساب سے پودے کے پھیلاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں۔

(3) سایہ دار پودوں میں سے نیم کا درخت کثیر الفوائد ہے اس لئے اگر آپ پسند کریں تو نیم کے درخت کو کثرت کے ساتھ لگائیں۔ فضا میں تازگی لانے کے لئے دوسرے تمام درختوں سے بڑھ کر ہے

(4) پھلدار پودوں اور سایہ دار پودوں کو کھاد کی بھی ضرورت ہوتی ہے کھادوں کی تین بنیادی اقسام ہیں سبز کھاد، گوبر کی کھاد اور کیمیائی کھاد پودوں کی نشوونما کے لئے مختلف مراحل اور مختلف مقدار میں ان کھادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کو کوئی مسئلہ یا رہنمائی کی ضرورت ہو تو گلشن احمد نرسری میں ہر وقت تجربہ کار مالی موجود ہیں جو کہ مفید مشورے دیتے ہیں۔

اسی طرح گلشن احمد نرسری میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ ہر قسم کے پودے دستیاب ہیں۔ جو کہ نہایت ارزاں نرخوں پر فراہم کئے جاتے ہیں۔ حسب ضرورت وہاں سے پودے حاصل کئے جا سکتے ہیں اس کے علاوہ اگر آپ کو گھریلو باغبانی کے آلات کی ضرورت ہو تو وہ بھی نرسری فراہم کر رہی ہے۔ احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

بقیہ صفحہ 6

ہاتھ میں بفضل تعالیٰ شفاء بھی تھی۔ الغرض بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں، مرحوم کے والد محترم یامین خاں صاحب کی عمر 87 سال ہے اور وہ احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ لندن میں حضور انور نے جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان بروک وڈ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر اور نگہبان ہو۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار 18 فروری غروب آفتاب: 5-59
☆ منگل 19 فروری طلوع فجر: 5-22
☆ منگل 19 فروری طلوع آفتاب: 6-45

آئندہ اسمبلی کی مدت چار سال ہوگی صدر

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ہم آئندہ سے اسمبلی کی مدت چار سال کر رہے ہیں اور ہم کوشش کریں گے کہ منتخب اسمبلی چار سال کی اپنی مدت پوری کرے- انہوں نے مزید کہا کہ مجھے کہا جارہا ہے کہ میں اپنی پارٹی بنالوں مگر میں ایسا نہیں کروں گا-

دورہ امریکہ کو ناکام کرنے کی سازش وفاقی

وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ امریکی صحافی ڈینئل پرل کے اغوا کا واقعہ صدر پاکستان کے دورہ امریکہ کو سبوتاژ کرنے کی سازش تھی-

10- ارب سے انقلاب نہیں آسکتا گورنر

پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت آئندہ سال 10 ارب روپے کی لاگت سے پنجاب کی پسماندگی ختم کرے گی- اتنی رقم سے انقلاب تو نہیں آئے گا- لیکن صنعتیں اور کاروبار چل پڑے گا اور ایک عام آدمی کی حالت بہتر ہوجائے گی-

پٹرول مہنگا اور مٹی کا تیل سستا آئل کمپنیز ایڈ

وائزری کمیٹی نے عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ کردیا ہے اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں کمی کی ہے-

امریکہ چاہتا ہے مشرف عملدرآمد کرائیں

امریکہ محکمہ خارجہ کے ترجمان رچرڈ باؤچر نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان اور بھارت کے مابین کشیدگی میں کمی کے لئے مزید اقدامات اٹھائے جانے کا خواہاں ہے- واشنگٹن میں صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے ترجمان نے کہا کہ امریکہ صدر پاکستان جنرل مشرف کی جانب سے دہشت گردی کے خلاف اقدامات پر عملدرآمد کا خواہشمند ہے-

پولیس اصلاحات کے نفاذ کا پہلا مرحلہ مکمل

وفاقی حکومت کی جانب سے ملک میں 140 سال پرانے پولیس ایکٹ کو تبدیل کرکے نئے پولیس ایکٹ کو نافذ کرنے کے سلسلے میں صوبہ پنجاب میں پولیس اصلاحات کے پہلے مرحلے کے نفاذ کا کام مکمل ہوگیا ہے-

پاک چین دوستی متاثر نہیں ہوگی صدر مشرف

نے کہا ہے کہ اگرچہ امریکہ سب کے سامنے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے دوطرفہ مذاکرات پر زور دیتا ہے مگر پس پردہ اس مسئلہ کے حل کے لئے کردار ادا کررہا ہے لیکن امریکہ سے قربت کے باوجود پاک چین دوستی متاثر نہیں ہوگی-

حکومت سے جواب طلبی لاہور ہائیکورٹ نے

کالعدم مذہبی تنظیموں کے کارکنوں کو گرفتار کرنے پر حکومت سے جواب طلب کرلیا ہے مسٹر جسٹس اعجاز احمد چوہدری نے اس ضمن میں پنجاب بھر سے گرفتار کئے گئے افراد کی رہائی کے لئے دائر 15 درخواستوں پر سیکرٹری داخلہ کو تحریری وضاحت پیش کرنے کی ہدایت کی ہے-

جنرل (ر) فضل مقیم خان کا انتقال پاک فوج

کے بانیوں میں شامل جنرل (ر) فضل مقیم خان 88 سال کی عمر میں انتقال کرگئے- ان کا تعلق پاک فوج کی فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے گائیڈ انفنٹری سے تھا-

معروف ادیب ڈاکٹر حسن رضوی انتقال کر گئے

معروف ادیب، شاعر اور کمپیئر پروفیسر ڈاکٹر حسن رضوی انتقال کرگئے- ان کی عمر 53 سال تھی، وہ گھر سے دفتر جانے کے لئے روانہ ہوئے راستے میں دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا- وہ 18 کتابوں کے خالق تھے، اس وقت گورنمنٹ ایف سی کالج کے شعبہ اردو کے سربراہ تھے حکومت کی جانب سے ادبی خدمات پر انہیں پرائیڈ آف پرفارمنس ایوارڈ بھی مل چکا ہے-

اپریل سے پرائمری سکولز میں انگریزی لازمی

پنجاب بھر کے 62 ہزار سے زائد پرائمری سکولوں میں اپریل 2002ء سے انگریزی لازمی مضمون کے طور پر پڑھائے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے- یہ بات وزیر تعلیم پنجاب نے لاہور میں منعقد ہونے والی ایک تعلیمی کانفرنس میں کہی- انہوں نے اس فیصلے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ اسلئے کیا گیا ہے کہ آج کے جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دور میں ذریعہ ابلاغ کے طور پر انگریزی کی بہت اہمیت ہے- انہوں نے مزید کہا کہ پرائمری سکولوں کے اساتذہ کے انگریزی پڑھانے کے لئے ٹریننگ کورسز کا پہلے ہی آغاز ہوچکا ہے-

ہومیوپیتھک کتب

اردو اور انگریزی ہومیوپیتھک کتب دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

کرولا 88 برائے فروخت

فلی لوڈڈ- سفید رنگ 95 کوٹہ 96 رجسٹریشن
LXA نمبر ایک ہاتھ چلی ہوئی 2200 سی سی
3C کنورٹیڈ ڈیزل انجن، ایورج 18 کلومیٹر فی لیٹر
انتہائی خوبصورت اینٹیریل، شوقین حضرات رابطہ کریں
قیمت 5 لاکھ 65 ہزار
فون نمبر 0300-8408152

احباب جماعت کو ڈیجیٹل ریسیورز نہایت مناسب قیمت پر مہیا کئے جا رہے ہیں- بہترین کوالٹی شاندار رزلٹ فٹنگ اور مشورہ کیلئے

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 04524)211274-213123)

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے- ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

کوٹھی و گھریلو سامان برائے فوری فروخت

تین بیڈروم بمعہ ملحقہ باتھ نیچے- ایک بیڈ بمعہ باتھ اوپر- کچن اوپر نیچے بہت بڑا ڈرائنگ روم ڈائننگ روم ٹی وی لاؤنج اور سٹنگ روم- کارپورچ صحن لان سٹور اور سٹڈی برقبہ ایک کنال قیمت انتہائی کم- 15/12 دارالیمن شرقی ربوہ
ڈاکٹر فہمیدہ و ملک منیر احمد فون نمبر 212426

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/10 روپے فی کلو خرید فرمائیں-
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021- 7724606
7724607, 7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021- 7724606
7724607
7724609
47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61